❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اسلامی اصطلاحات
وقت 5-7 منٹ

استغفار، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی نظر میں

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ اسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡۢبِکَ وَ سَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ بِالۡعَشِیِّ وَ الۡاِبۡکَارِ (المومن:56)

پس صبر کر۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنی بھول چوک کے تعلق میں استغفار کر اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ شام کو بھی تسبیح کر اور صبح بھی۔

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو! کچھ کرو اِس کا علاج
آسماں اَے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

معزز سامعین! مجھے آج ایک اہم اور بابرکت اسلامی اصطلاح اَسْتَغْفِرُاللّٰہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں کچھ کہنا ہے۔ یہ اسلامی اصطلاحات میں سے ایک اصطلاح ہے جس کو استغفار اور توبہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم مَیں دن میں اللہ تعالیٰ سے ستّر(70) مرتبہ سے زیادہ استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبیؐ فی الیوم واللَّیلَۃِ حدیث نمبر 6307)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام استغفار کے بارے میں فرماتے ہیں:

"استغفار کے حقیقی اور اصلی معنے یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے یہ لفظ غَفْر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں سو اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مُسْتَغْفِر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔ لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس لفظ کے معنے اور بھی وسیع کئے گئے اور یہ بھی مراد لیا گیا کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہے ڈھانک لے۔ لیکن اصل اور حقیقی معنی یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مستغفر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے۔"

(عصمتِ انبیاء علیہم السلام، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 671)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم حاصل ہے۔ کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادت اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دے گا اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا۔ اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی۔ جس کا نام تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ (ھود:4) ہے اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت نہ پائے گا کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار

کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ پھر اگر اس طرح پر استغفار کرو گے اور پھر توبہ کرو گے تو نتیجہ یہ ہو گا يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى (ھود:3) سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اگر استغفار اور توبہ کرو گے تو اپنے مراتب پالو گے۔ ہر ایک حس کے لئے ایک دائرہ ہے جس میں وہ مدارجِ ترقی کو حاصل کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 68-69، ایڈیشن 1984ء)

خدا اس قدر غفور و رحیم ہے کہ وہ انتظار کرتا ہے کب اس کا بندہ اس کے حضور گناہوں کی گٹھڑی لے کر آئے اور وہ اس کی مغفرت کرے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"یہ سچی بات ہے کہ توبہ اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (البقرۃ:223) سچی توبہ کرنے والا معصوم کے رنگ میں ہوتا ہے۔ پچھلے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں پھر آئندہ کے لیے خدا سے معاملہ صاف کر لے۔ اس طرح پر خدا کے اولیاء میں داخل ہو جائے گا اور پھر اس پر کوئی خوف و حزن نہ ہو گا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 594-595، ایڈیشن 1988ء)

پھر حضورؑ نے فرمایا:

" بعض لوگوں پر دکھ کی مار ہوتی ہے اور وہ ان کی اپنی ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (الزلزال:9) پس آدمی کو لازم ہے کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے کہ ایسا نہ ہو، بداعمالیاں حد سے گذر جاویں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لاویں۔ جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کے ساتھ نگاہ کرتا ہے تو عام طور پر دلوں میں اس کی محبت کا القا کر دیتا ہے۔ لیکن جس وقت انسان کا شر حد سے گذر جاتا ہے۔ اس وقت آسمان پر اس کی مخالفت کا ارادہ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں۔ مگر جونہی وہ توبہ و استغفار کے ساتھ خدا کے آستانہ پر گر کر پناہ لیتا ہے۔ تو اندر ہی اندر ایک رحم پیدا ہو جاتا ہے اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ اس کی محبت کا بیج لوگوں کے دلوں میں بو دیا جاتا ہے۔ غرض توبہ و استغفار ایسا مجرب نسخہ ہے کہ خطا نہیں جاتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 297-298 ایڈیشن 1984ء)

پھر فرمایا:

"جو شخص کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا اور پھر ہمیشہ کے لئے استغفار اپنی عادت نہیں پکڑتا وہ کیڑا ہے نہ انسان اور اندھا ہے نہ سوجاکھا اور ناپاک ہے نہ طیب۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 413)

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کی کہ مجھ پر بہت قرض ہے، دعا کیجیے۔ فرمایا:

"توبہ استغفار کرتے رہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ جو استغفار کرتا ہے اسے رزق میں کشائش دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 434، ایڈیشن 1988ء)

یعنی کثرت استغفار پریشانیوں اور مصائب و تنگ دستی کو دُور کرتا ہے۔

اسی طرح ایک شخص نے عرض کی کہ حضورؑ! میرے لیے دعا کریں کہ میری اولاد ہو جائے آپؑ نے فرمایا:

"استغفار بہت کرو۔ اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔ یاد رکھو یقین بڑی چیز ہے۔ جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے خدا تعالیٰ خود اس کی دستگیری کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 444، ایڈیشن 1988ء)

سامعین! تمام خلفاء سلسلہ توبہ و استغفار کی اہمیت و فضیلت کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلاتے رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

"ہر عبادت کے بعد استغفار کا حکم ہے۔ دیکھو بڑی عبادت سجدہ ہے اور سجدہ کے بعد پڑھا جاتا ہے اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ وَعَافِنِیۡ۔ ایسا ہی جب نماز سے فارغ ہو جائیں تو استغفار پڑھتے ہیں۔ اسی طرح بیان فرمایا کہ جب حج کی عبادت ختم ہونے کے قریب آئے تو استغفار پڑھو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے جب اٹھتے تو 70 سے 100 (بار) تک استغفار پڑھتے۔"

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 337-338)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ استغفار کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں۔

"حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول مجھے بہت ہی پیارا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے دو امان نازل ہوئے تھے ایک تو ان میں سے اٹھ گیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود مگر دوسری امان قیامت تک باقی ہے اور وہ استغفار ہے۔ مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمۡ وَھُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ (الانفال:34) پس استغفار کرتے رہا کرو کہ پچھلی برائیوں کے بد نتائج سے بچے رہو اور آئندہ بدیوں کے ارتکاب سے۔"

(ارشادات نور جلد اول صفحہ 69)

استغفار اور لَاحَوۡل کا مطلب واضح کرتے ہوئے حضرت خلیفہ اوّلؓ فرماتے ہیں۔

"...لاف زنی وغیرہ کی غلطیاں انسان میں جو ہوتی ہیں ان کا علاج اور نیز ہر ایک مرض کا علاج کثرت سے استغفار اور لَاحَوۡل پڑھنا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے کہ وہ سابقہ گناہوں کے بد نتائج سے محفوظ رکھے اور آئندہ بدی کے ارتکاب سے حفاظت بخشے۔ استغفار اور لَاحَوۡل کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! تیری قوت کے بغیر مَیں کوئی بدی نہیں چھوڑ سکتا اور نہ تیری قوت کے بغیر کوئی نیکی کا کام کر سکتا ہوں۔ تب خدا نیکی کی توفیق بخشے گا۔"

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 36)

پھر حضورؓ فرماتے ہیں۔

"تم میں سے بعض کمزور ہیں قوت فیصلہ نہیں رکھتے اور تاب مقابلہ ان میں نہیں۔ انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور گر جائیں اور بہت دعائیں کریں اَلۡحَمۡد شریف پڑھ کر دعا کریں۔ اَلۡحَمۡد شریف، درود شریف، استغفار اور لَاحَوۡل کثرت سے پڑھا کرو۔ میرا اعتقاد ہے لیکچر دینے میں، کلام کرنے میں مسائل کا جواب دینے میں دعاؤں سے کام لو اور اَلۡحَمۡد شریف کو ضرور پڑھو تم اس کی عادت ڈالو نامردی اور ناکامی کو دیکھو گے ہی نہیں۔ تمہارا کام دعا کرنا ہو اور سب سے ضروری مسئلہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر ایمان رکھو۔ بندہ کمزور ہے وہ اللہ ہر آن میں تمہیں کروڑوں نعمتیں عطا فرماتا ہے۔"

(خطابات نور صفحہ 449)

حضورؓ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ستّر بار استغفار کے حوالے سے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کیسی معرفت تھی، کیسی احتیاط تھی، کس طرح خدا تعالیٰ سے خائف رہتے تھے اور باوجود اس کے کہ تمام انسانوں سے زیادہ آپ کامل تھے اور ہر قسم کے گناہوں سے آپؐ پاک تھے، خود اللہ تعالیٰ آپ کا محافظ و نگہبان تھا مگر باوجود اس تقدیس اور پاکیزگی کے یہ حال تھا کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے خائف رہتے، نیکی پر نیکی کرتے، اعلیٰ سے اعلیٰ اعمال بجالاتے، ہر وقت عبادتِ الٰہیہ میں مشغول رہتے مگر باوجود اس کے ڈرتے اور بہت ڈرتے۔ اپنی طرف سے جس قدر ممکن ہے احتیاط کرتے مگر خدا تعالیٰ کے غنا کی طرف نظر فرماتے اور اُس کے جلال کو دیکھتے تو اس بارگاہِ صمدیت میں اپنے سب اعمال سے دستبردار ہو جاتے اور استغفار کرتے اور جب موقع ہوتا توبہ کرتے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں سَمِعۡتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ وَاللّٰہِ اِنِّیۡ لَاَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ فِی الۡیَوۡمِ اَکۡثَرَ مِنۡ سَبۡعِیۡنَ مَرَّۃً۔ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خدا کی قسم! مَیں دن میں ستّر دفعہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی کمزوریوں سے عفو کی درخواست کرتا ہوں اور اس کی طرف جھک جاتا ہوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے فضل سے گناہوں سے پاک تھے نہ صرف اس لیے کہ انبیاء کی جماعت مَعْصُوْمٌ عَنِ الْاِثْمِ وَالْجُرْمِ ہوتی ہے بلکہ اس لیے بھی کہ انبیاء میں سے بھی آپؐ سب کے سردار اور سب سے افضل تھے۔ آپؐ کا اس طرح استغفار اور توبہ کرنا بتاتا ہے کہ خشیتِ الٰہی آپ پر اس قدر غالب تھی کہ آپؐ اس کے جلال کو دیکھ کر بے اختیار اس کے حضور میں گر جاتے کہ انسان سے کمزوری ہو جانی ممکن ہے تُو مجھ پر اپنا فضل ہی کر۔ وہاں تو یہ خشیت تھی اور یہاں یہ حال ہے کہ ہم لوگ ہزاروں قسم کے گناہ کر کے بھی استغفار و توبہ میں کوتاہی کرتے ہیں اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔"

(الفضل 23 جولائی 1913ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا ہے کہ جب مَیں کسی مجلس میں بیٹھتا ہوں تو ستّر بار استغفار پڑھتا ہوں اس کا مطلب لوگوں نے غلط سمجھ کر یہ خیال کیا ہے کہ گویا نعوذ باللہ آپؐ بھی گنہگار تھے۔ حالانکہ بات یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے متعلق استغفار نہ پڑھتے تھے۔ وجہ یہ کہ چونکہ آپؐ کا قلب بہت ہی صاف تھا اس لئے جب آپؐ مجلس میں بیٹھتے تو لوگوں کے جس قسم کے حالات ہوتے ان کا اثر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا اور جب کسی کا بُرا اثر آپؐ تک پہنچتا تو آپؐ استغفار کرتے کہ اس میں یہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ پھر جب دوسرے کا اثر پہنچتا تو پھر آپؐ استغفار کرتے۔ کیونکہ نبی کو اپنے پیرووں کی اصلاح کا خیال ہوتا ہے اور جب کسی میں کوئی کمزوری دیکھتا ہے تو اس کا دل دکھتا ہے۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو استغفار کرتے تھے وہ دوسروں کی حالت کی وجہ سے ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ ان کی اصلاح کر دے اور ان کی کمزوریوں کو دور کر دے۔ اور ستّر بار استغفار سے مراد کثرت سے استغفار کرنا ہے کیونکہ ستّر کا عدد عربی میں کثرت کے لئے استعمال ہوتا ہے نہ کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ گن کر آپؐ ستّر دفعہ استغفار کرتے تھے۔"

(الفضل 4 ستمبر 1922ء)

استغفار کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مزید فرماتے ہیں۔

"جہاں آپؐ کی فتح کا ذکر آیا ہے وہاں ساتھ ہی استغفار کا حکم بھی آیا ہے جو آپؐ کو اس طرف متوجہ کرنے کے لئے تھا کہ دیکھنا ہم آپؐ کو بہت بڑی فتح اور عزت دینی چاہتے ہیں اور بے شمار لوگوں کو آپؐ کے ساتھ شامل کرنا چاہتے ہیں۔ پس یاد رکھو! جب تمہارے بہت سے شاگرد ہو جائیں تو تم خدا کے حضور گر جانا اور کہنا کہ الٰہی! اب کام انسانی طاقت سے بڑھتا جاتا ہے آپ خود ہی ان نو واردوں کی اصلاح کر دیجئے۔ ہم آپ کی دعا قبول کریں گے اور ان کی اصلاح کر دی جائے گی اور ان کی کمزوریوں اور بدیوں کو دور کر کے ان کو پاک کر دیا جائے گا۔ لیکن ان سب باتوں کو ملانے سے جہاں ایک طرف یہ اعتراض مٹ جاتا ہے کہ آپؐ کسی گناہ کے مرتکب نہیں ہوئے وہاں دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت ایک قوم ترقی کرتی اور کثرت سے پھیلتی ہے وہی زمانہ اس کے تنزل اور انحطاط کا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے فتح کے ساتھ ہی استغفار کا ارشاد فرمایا ہے۔ کیونکہ کسی قوم کے بڑھنے اور ترقی کرنے کا جو وقت ہوتا ہے وہی وقت اس کے تنزل کے اسباب کو بھی پیدا کرتا ہے۔"

(انوار خلافت، انوار العلوم جلد 3 صفحہ 162)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ استغفار کی ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ہماری جماعت کے ذمہ تمام دنیا میں اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنا ہے۔ اتنی بڑی ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ضروری ہے ہماری تمام بشری کمزوریاں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر کے نیچے دبی رہیں اور ان کا ظہور نہ ہو۔ اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کے تمام مرد اور عورتیں جن کی عمر پچیس اور پندرہ کے درمیان ہے وہ دن میں 33 بار، جن کی عمر 7 سے 15 سال کے درمیان ہے وہ دن میں 11 بار اور چھوٹے بچے جن کی عمر 7 سال سے کم ہے وہ روزانہ کم از کم 3 بار استغفار کیا کریں۔"

(حیات ناصر جلد اول صفحہ 619۔620)

آپؒ فرماتے ہیں:

" استغفار تو ہر وقت ہی کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دیتا ہے اور سمجھ عطا کرتا ہے وہ کوئی وقت بھی بغیر استغفار کے نہیں رہتے۔ بہت سی چیزوں کا انحصار عادت پر بھی ہوتا ہے اب ہم میں سے بہت سے گھروں سے نکلتے ہیں سودا لینے کے لئے بازار جاتے ہیں ہم اِدھر اُدھر کے پراگندہ خیالات ذہن میں رکھ کر بھی یہ فاصلہ طے کر سکتے ہیں اور ہم استغفار کرتے ہوئے بھی وہی فاصلہ طے کر سکتے ہیں ایک سیکنڈ بھی زیادہ وقت نہیں لگے گا لیکن ایک صورت میں ہم نے اپنا وقت ضائع کر دیا اور دوسری صورت

میں ہم نے اپنے وقت کا صحیح استعمال کیا تو یہ عادت ڈالنی چاہیے ہم میں سے ہر ایک کو کہ استغفار کو اپنا شعار بنائے خالی لفظ نہ ہوں جو اس کے منہ سے نکل رہے ہوں بلکہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کے ساتھ اس کا یہ احساس بھی پوری شدت کے ساتھ بیدار ہو کہ میں کچھ نہیں ہر طاقت، ہر علم، ہر روشنی، ہر بھلائی، ہر خیر میں نے اپنے رب سے حاصل کرنی ہے میرے اندر اپنا ذاتی کوئی کمال نہیں ہے میرے اندر اگر کوئی خوبی میرے خدا نے رکھی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ میں اس بات کا اقرار کروں کہ میرے اندر کوئی ذاتی کمال نہیں اور اپنے رب کے ساتھ تعلق کو استوار اور پختہ کرنے کی کوشش کروں اور پھر ہمارا رب جو بڑا ہی مہربان ہے اور غفور ہے وہ ہماری حالت کو دیکھ کے اور ہماری التجا کو سن کر اپنے فضلوں کو ہم پر نازل کرے اور ہمیں طاقت بھی دے۔ ہمیں علم بھی دے ہمیں روحانی روشنی بھی دے جو اِس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی یَسۡعٰی نُوۡرُہُمۡ بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ (الحدید:13) کے مطابق ہمارے کام آنے والی ہو اور ترقی کی راہیں ہم پر کھلتی رہیں۔"

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 974)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" وہ مؤمن جو ریاء نہیں کرتا بلکہ حیاء کرتا ہے اس کو تو کوئی بھی دیکھ نہیں رہا ہوتا تب بھی وہ شرمارہا ہوتا ہے۔ اپنی ذات سے شرمارہا ہوتا ہے اپنے خدا سے شرمارہا ہوتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ میں اپنے آپ کو کسی طرح چھپالوں۔ اسی طرح استغفار ہے کیونکہ استغفار کا مطلب ہے اپنے آپ کو ڈھانپنا جیسے بعض دفعہ کیڑے جو روشنی برداشت نہیں کرسکتے وہ زمین کو کریدتے ہوئے زمین میں چھپ جاتے ہیں اپنے اوپر مٹی ڈال لیتے ہیں۔ پس ایسے وہ مؤمن جو خدا کے نور سے اس لئے شرماتے ہیں کہ وہ بد ہیں اور ان کے اندر کمزوریاں ہیں وہ اپنے اوپر استغفار کے پردے ڈالتے ہیں اور وہی استغفار ہے جو قبولیت کی اہلیت رکھتی ہے اور اس کے نتیجے میں انسان کو سچی توبہ نصیب ہوتی ہے۔

پس ہمیں ان معنوں میں اپنی بدیوں کو ڈھانپنا چاہئے کہ ہمارا ڈھانپنے کا مقصد ریاکاری نہ ہو بلکہ حیاء ہو اور اس حیاء کے نتیجے میں سچی استغفار پیدا ہو اور استغفار کے نتیجے میں ہم مسلسل کوشش بھی کریں اور دعائیں بھی کریں۔"

(خطباتِ طاہر جلد 9 صفحہ 441)

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

" نیتوں کی جڑوں کا علاج توبہ سے ہوتا ہے، توبہ اور استغفار، پہلے توبہ ہے اور پھر استغفار ہے توبہ کے بغیر استغفار کی کوئی حقیقت نہیں۔ تو جس مضمون کو توبہ کہا جاتا ہے اس کا نقشہ یہ ہے کہ آپ اپنی جڑوں کو باری باری ایک ایک کر کے ننگا کریں۔ لوگوں کے سامنے نہیں بلکہ اپنے سامنے آپ کے اندر اپنے حالات کے متعلق جو روشنی پیدا ہوگی وہی روشنی ہے جو بعد میں نور بن جایا کرتی ہے اور یہ روشنی ضروری ہے اس کے بغیر نور نہیں بن سکتا۔ ہم جنس چیز سے اسی جنس کی چیز بنتی ہے خواہ ان کے اخلاق میں زمین و آسمان کا فرق ہو۔ نور کے لئے ایک نور کی ضرورت ہے اور اندر کی روشنی وہ پہلا نور ہے جو سچائی کے ساتھ آپ کو اپنے حالات سے آگاہ کرے۔ ہر سفر اختیار کرنے سے پہلے، ہر حرکت سے پہلے، ہر قدم اٹھانے سے پہلے عادت ڈالیں کہ اپنی نیت کا جائزہ لے لیں اس کو اچھی طرح کھنگال کر دیکھیں۔ معلوم کرلیں کہ اصل کیا ہے اس کے بعد نہ آپ اپنے نفس کو دھوکا دے سکتے ہیں نہ کسی اور کو دھوکا دینے کے لئے رجحان پیدا ہوگا کیونکہ یہ ایک ایسی کوشش ہے جس کے نتیجے میں سچائی سے پہلے سے زیادہ وابستگی ہو جاتی ہے۔ جو شخص اپنے دل کے چھپے ہوئے حالات کو اپنے اوپر کھولتا ہے اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بدیوں کو دیکھ لیتا ہے اس کے اندر تقویٰ کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر ایک ایسی روشنی پیدا ہو جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کے دل کی روشنی کو الٰہی نور میں تبدیل کر دیتی ہے۔ پس اس طرح اپنی نیتوں کو ٹٹولنا شروع کریں اور جہاں بدی دیکھیں وہاں ٹھہر کر اس کے علاج کے متعلق غور کریں توبہ سے کام لیں اور توبہ اکیلی کافی نہیں ہوا کرتی جب تک کہ دوبارہ اس جڑ کو ڈھانپا نہ جائے اور اس دفعہ کا جو ڈھانپنا ہے اس کا نام استغفار ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ اس سے کہیں کہ میری جڑ تو ننگی ہوگئی، اس کے حال سے میں خوب مطلع ہو گیا اب دوبارہ میں اسے ڈھانپتا ہوں لیکن اسے زندگی بخشنا اور صحت بخشنا اب تیرا کام ہے اس لئے تو اپنے فضل کی مٹی سے اسے ڈھانپ دے تاکہ یہ صحت مند نشو نما پاسکے۔ اس طرح اگر آپ اپنی روزمرہ کی زندگی میں اپنے حالات اور اپنی نیتوں کی اصل اور کنہ سے واقف ہونے کی کوشش شروع کردیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ روزانہ آپ ایک نیا سفر کریں گے۔ روزانہ اپنے نفس کا ایک نیا مشاہدہ آپ کو نصیب ہوگا۔"

(خطبات طاہر جلد 10 صفحہ 680-681)

سامعین! ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ہمیں استغفار کے متعلق وقتاً فوقتاً نصائح فرماتے ہیں۔ ایک موقع پر فرمایا۔

" پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ استغفار کرتے ہوئے اپنے گزشتہ گناہوں کی بخشش مانگتے ہوئے اور آئندہ کے لئے ان سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے مستقل خدا کے سامنے جھکا رہے۔ اور جب اِس طرح عمل ہو رہے ہوں گے تو خدا تعالیٰ اپنی پناہ میں لے لے گا۔ اور جو خدا تعالیٰ کی پناہ میں آ جائے تو اسے جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا شیطان کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ اب اس سے وہی عمل سرزد ہو رہے ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے عمل ہوں گے۔ وہ تمام برائیاں ختم ہو جائیں گی جو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں روک ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2005ء)

ایک بچے نے سوال کیا کہ کوئی نیک کام کرنے سے پہلے جب شیطان ہمیں بہکاتا ہے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بہت سادہ سا جواب عنایت فرمایا کہ

"تعوّذ اور استغفار پڑھیں، ثابت قدم رہیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔"

(الفضل انٹر نیشنل 23 اکتوبر 2020ء)

ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور! بعض دفعہ نماز میں توجہ اِدھر اُدھر ہو جاتی ہے پس نماز میں توجہ کو قائم رکھنے کے لیے کیا کرنا چاہئے؟ فرمایا۔

"...... جب آپ اکیلے نماز ادا کر رہے ہوں، سنت ادا کر رہے ہوں یا گھر میں (انفرادی) نماز ادا کر رہے ہوں تو آپ۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ"، "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" اور "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ" پڑھیں۔ اور جس جگہ بھی آپ کو پتا چلے کہ آپ کی توجہ بٹ رہی ہے تو ان ذکر کو پڑھیں اور پھر وہیں سے شروع کر دیں۔ مثلاً آپ سورۃ الفاتحہ میں "مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" ادا کرنے کے بعد (آپ کی توجہ) کمپیوٹر کے کسی مسئلہ کو حل کرنے یا میتھ کا سوال حل کرنے یا پھر ڈرامے کے کسی کریکٹر کی طرف چلی گئی ہو تو پھر۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" اور "اَسْتَغْفِرُاللّٰہ" پڑھیں اور دوبارہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" سے شروع کریں۔ اور بار بار اس طرح کرتے چلے جائیں اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے رہیں۔ خدا تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا۔ یہ ایک مسلسل کوشش ہو گی تو پھر کچھ عرصے بعد جب آپ کافی ٹرین ہو جائیں گے تو (ان شاءاللہ) پھر آپ کی توجہ نہیں بٹے گی۔"

(ملاقات خدام الاحمدیہ Midlands ریجن، منعقدہ 10 ستمبر 2020ء)

سامعین! پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے سوال کیا کہ حضور! پہلے جہاں گھر امن کی جگہ تھے اب خاندانوں کو گھروں کے اندر انٹرنیٹ اور ٹی وی کی بداخلاقیوں کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے اور یوں برائی کی طرف مائل کرنے والے بہکاوے گھروں میں اور گھروں سے باہر ہر جگہ موجود ہیں۔ معاشرے میں ایسی بہت سی بہکانے والی چیزوں کی موجودگی کے پیش نظر حضور کی کیا نصیحت ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کر لینے کے بعد اسے کیسے برقرار رکھا جائے؟۔ کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"ہمیں کثرت سے استغفار اور لاحول پڑھنا چاہیے۔ اگر استغفار صحیح طور پر کیا جائے تو یہ بہت طاقتور ہو سکتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خود کو گناہ سے بچانے کے لیے اور نیکی کی حالت برقرار رکھنے کے لیے کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔ انبیاء اپنی قوم اور اپنے پیروکاروں کے لیے استغفار کیا کرتے تھے نہ کہ اپنے لیے اور وہ استغفار اس لیے بھی کرتے تھے تاکہ ماضی میں جو ان کو گناہوں سے بچنے کی توفیق ملی اس پر شکر ادا کر سکیں۔ یوں ماضی کے گناہوں کو مٹانے کے لیے اور مستقبل میں گناہوں سے بچنے کے لیے شکر گزاری کی خاطر ہر کسی کو استغفار کو اپنانا چاہیے۔"

(الفضل انٹر نیشنل 27 مئی 2021ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✿✿✿✿